عباسؑ چاہتے تھے کہ پہلے ہوں میں نثار
اکبرؑ کا عزم تھا کہ ہے اب سر بتن پہ بار
بھائی کے غم میں روتے تھے آقائے نامدار
عمو سے پہلے جائیں یہیں بہر کارزار
جاتا ہے وقت ہاتھ سے گر اب فدا نہ ہوں
حضرت یہ چاہتے ہیں کہ دونوں جدا نہ ہوں

زخمی تن ضعیف ہیں لب خشک رنگ زرد
سینے میں گاہ ہوک اٹھی گاہ دل میں درد
چھینٹیں قبا پہ خون کی تھیں گیسوؤں پہ گرد
خالی پروں کو دیکھ کے بھرتے تھے آہ سرد
غم تھا کہ ابن فاطمہؑ آفت میں کیا کرے
اب ہم سے دیکھیے کسے قسمت جدا کرے

جس دم حسینؑ دلبر شبرؑ کو رو چکے
غربت میں یادگار برادر کو رو چکے
پالا تھا جس کو اس مہ انور کو رو چکے
صفدر کو تشنہ لب کو دلاور کو رو چکے
دل پر ہجوم حسرت و اندوہ و یاس تھا
ایک بھائی اور ایک پسر شہ کے پاس تھا

www.emarsiya.com

اٹھا ہے اہل بیت میں جب شور العطش
شہ کہتے ہیں قریب ہلاکت ہیں فاقہ کش
کرتے ہیں عرض رو کے علمدار با ہوش
شاید سکینہ جان کو پھر آگیا ہے غش
کس سے کہیں جو قلب پہ صدمے گزرتے ہیں
افسوس ہم تو جیتے ہیں معصوم مرتے ہیں

دیکھا ہے جب کہ لاشۂ قاسم کو پائمال
چھریاں جگر پہ چلتی ہیں یا شاہ خوش خصال
گر قبلۂ امم سے ملے رخصت جدال
دشمن ہر دو کو ابھی کر دیں لہو سے لال
رو کے غلام کہتا ہے کسی کا جگر نہیں
دریا نہ چھین لیں تو علی کے پسر نہیں

شہ نے کہا کہ اس میں کسی کو ہے کیا کلام
تم غیظ میں جو آؤ تو ہل جائے روم و شام
بھائی مگر یہ غیظ و غضب کا نہیں مقام
میری تو یہ دعا ہے کہ ہو صابروں میں نام
پہلے مروں میں تم نہ اگر سد راہ ہو
مجھ کو نہیں قبول کہ امت تباہ ہو

www.emarsiya.com

ڈرنے لگے یہ سُن کے شہنشاہِ بحر و بر
عباسؑ آئے خیمے کے اندر جھکائے سر
سیدانیاں یہ کہنے لگیں تھام کر جگر
کیا ہے جو روتے آئے ہیں عباسؑ نامور
اکبرؑ کی خیر ہو شہِ والا کی خیر ہو
یا رب وطن میں فاطمہ صغراؑ کی خیر ہو

کہنے لگے یہ رو کے علمدارِ ذی حشم
میرا ہی افتخار نگہبانیِ حرم
کرتے ہیں گر سپرد یہ عہدہ شہِ امم
بہتر ہے پھر کسی کو عنایت ہو یہ علم
نام و نشاں سے کام نہ دنیا سے کام ہے
مجھ کو رضائے سیدِ والا سے کام ہے

تم ہو گے تو تباہ نہ ہوگا ہمارا گھر
عابد کو بیڑیاں نہ پنہائیں گے اہلِ شر
عریاں نہ ہوں گے بلوے میں سیدانیوں کے سر
زینب کو شام میں نہ پھرائیں گے دربدر
بچ جائیں گے سبھوں کے گلے ریسمان سے
بندے نہ پھر چھنیں گے سکینہ کے کان سے

www.emarsiya.com

زاری ادھر تھی اور پریشاں تھا سب کا حال
آیا ادھر حسینؑ کو عباسؑ کا خیال
ہمشکل مصطفےٰ سے یہ بولا علیؑ کا لال
آزردہ ہو گئے ہیں علمدار خوش خصال
بیتاب دل ہے چھاتی کو پیٹائیں بھائی ہم
آؤ حرم میں چل کے منا لائیں بھائی ہم

قدموں پہ سر جھکا کے یہ عباسؑ نے کہا
کیوں کر نہ روؤں قتل ہوئے خویش و اقربا
بیکس کوئی نہیں آپ کے سوا
مجھ کو حسینؑ مرنے کی دیتے نہیں رضا
میرا نہیں خیال شہ خاص و عام کو
دیجے نجف میں جانے کی رخصت غلام کو

بنت علیؑ کے پاس جو پہونچا وہ سیم بر
ماتم کی صف پہ رکھ دیئے ہتھیار کھول کر
گھبرا کے بولی زینبؑ ناشاد و نوحہ گر
عباسؑ کیا ہے کھول لیے ہو کس لیے کمر
اب تو لڑائی رہی نہ بیکس امام سے
کیوں بھائی صلح ہو گئی کیا فوج شام سے

www.emarsiya.com

حضرت کے منہ کو دیکھ کے زینبؑ نے یہ کہا
آپ ان پہ شیفتہ ہیں یہ ہیں آپ پر فدا
صدقے بہن ہو بھائی انہیں بخشیے رضا
دنیا میں اور بھی ہے کوئی ایسا باوفا
مثلِ علیؑ جہاں کے شجاعوں کے تاج ہیں
ظاہر ہے آپ پر کہ یہ نازک مزاج ہیں

عباسؑ ہاتھ جوڑ کے بولے کہ کیا مجال
ہیں شیرِ کبریا کی جگہ شاہِ خوش خصال
کیا ذکر ہے ملال کا اے فاطمہؑ کے لال
عاجز ہوں لشکریں ہیں ہزار سب ہیں بے تاب
حضرت غلام کہہ کے پکاریں تو شاد ہوں
مادر بھی کنیز ہے میں خانہ زاد ہوں

اکبرؑ کا ہاتھ تھام کے گھر میں حسینؑ نے
دیکھی نظر سے ہیں حضرت عباسؑ ہمکلے
پھیلا کے ہاتھ تب شہِ دیں بیکسی نے
آ کے لگا کے دل سے حسینؑ پیاسے
گر تو عزیز ہے مجھے اس نورِ عین سے
کس بات پر خفا ہوئے بیکس حسینؑ سے

www.emarsiya.com

آمد علیؑ کے شیر کی ہے رزم گاہ میں
دہشت سے ہلچل ہے عدو کی سپاہ میں
ہرچند ابھی سواری صفدر ہے راہ میں
بجلی چمک رہی ہے عدو کی نگاہ میں
غل ہے وہ شیر قصد کئے ہے تراؔئی کا
پھر معرکہ ہے آج علیؑ کی لڑائی کا

لائیں سلاح سامنے زینبؑ بچشم تر
پٹکا اٹھا کے شہ نے کہا باندھیے کمر
تسلیم کی ادب سے جری نے جھکا کے سر
ہتھیار سج کے خیمے سے نکلا وہ نامور
غم چھا گیا امید چلی یاس رہ گئی
بس سر جھکا کے زوجۂ عباسؑ رہ گئی

شہ نے کہا کہ بس ہے اسی بات کا ملال
لیں اذنِ جنگ خیر سے جائیں پئے جدال
قسمت میں ہے کہ یہ بھی نہ ہوں وقتِ انتقال
تنہا مسافرت میں مرے فاطمہؑ کا لال
قاتل ہو زخمی چھاتی پہ خنجر ہو پیاس ہو
کٹنے لگے جو حلق تو کوئی نہ پاس ہو

www.emarsiya.com

جھپٹے مثالِ شیر جدھر صف اُلٹ گئی
یہ ہاتھ تن سے اُڑ گیا وہ ڈھال کٹ گئی
جو فوج مثلِ موج بڑھی تھی وہ ہٹ گئی
دیکھا جو گھاٹ تیغ کا جرأت بھی گھٹ گئی
اللہ کا غضب تھا کہ تلوار ہاتھ میں
دریا کا گھاٹ لے لیا دو چار ہاتھ میں

اُٹھی علیؑ کے شیر نے بھی آستیں اِدھر
قبضے پہ ہاتھ دھر گیا کانپی زمیں اِدھر
ظاہر ہوا جلالِ جہاں آفریں اِدھر
آیا جلال میں اسدِ خشمگیں اِدھر
صف پر جو صف گری تو پیادے سوار پر
گویا علیؑ نے ہاتھ رکھا ذوالفقار پر

ناگہہ صدا بلند ہوئی طبلِ جنگ کی
جو تھے بہادر اُن کے دلوں نے اُمنگ کی
نکلے نقیب اور یہ صدا بے درنگ کی
باگیں اُٹھاؤ اسپ کمیت سرنگ کی
نامی جواں وہ ہے جو لڑے اس دلیر سے
اب سامنا ہے شیرِ الٰہی کے شیر سے

www.emarsiya.com

غش سے فرس پہ جھک کے جو سنبھلا وہ دیں پناہ
مارا کسی نے دیدۂ حق بیں پہ تیر آہ
سر پر لگا جو گرز تو حالت ہوئی تباہ
رہوار سے گرا پسرِ ضیغمِ الٰہ
اُٹھ بیٹھتے ہیں لوٹ کے پُر خونِ پاک پر
جس طرح زخمی شیر تڑپتا ہے خاک پر

فوجوں سے اُس ترائی میں لڑتے ہوئے جو آئے
مجبور ہے بشر جو نہ مہلت اجل سے پائے
تلواریں سر پہ لگ گئیں پہلو پہ تیر کھائے
غازی کے ہاتھ کٹ گئے شانوں سے ہائے ہائے
پانی بہا تو جان چلی زور گھٹ گیا
دانتوں سے مشک چھوٹ گئی دم الٹ گیا

مشکیزہ بھر کے رخش کو آواز دی کہ چل
یاں منتظر تھی راہ کو روکے ہوئے اجل
آئے جو گھاٹ تک کہ بڑھی برچھیوں کے پھل
تیغوں پہ تیغیں فوج پہ تھی فوج دل پہ دل
گھیرے تھے لاکھ من کی یہ راہیں بھی بند تھیں
تیر لگے ہوئے تھے کمانیں بلند تھیں

www.emarsiya.com

پہنچے ترائی میں جو شہِ دیں بصد تعب
سقّائے اہلِ بیت نظر آئے جاں بلب
بازو کٹے تھے خوں میں ڈوبا تھا جسم سب
دم توڑتے تھے ہچکیاں لیتے تھے ہے غضب
آنکھوں سے نزع میں بھی اُبلتے ہوئے اشک تھی
پرچم علم پہ ہاتھ تھا چھاتی پہ مشک تھی

بھائی کا داغ دردِ جگر تین دن کی پیاس
ضعفِ بصر شکستہ کمر منتشر حواس
فرماتے تھے پسر کو ٹھہر کر بہ درد و یاس
اکبر کدھر ہے لاشۂ عباسِ حق شناس
بتلاؤ اب کہ حال ہمارا تباہ ہے
رستہ پہاڑ ہو گیا کیا سخت راہ ہے

اک شور تہنیت کا ہوا فوج میں اُدھر
یاں بارِ غم سے ٹوٹ گئی شاہ کی کمر
تلوار ٹیکتے ہوئے دوڑے جو ننگے سر
تھاما پسر نے بازوئے شبیرِ نوحہ گر
بے ہاتھ تھامے پاؤں بڑھانا محال تھا
جس طرح بے قرار ہو بسمل یہ حال تھا

www.emarsiya.com

بھائی جواں جو مر گیا بھائی کے سامنے
پٹکا زمیں پہ سر کو امامِ انام نے
حضرت سے عرض کی پسرِ تشنہ کام نے
چلیے اب اہلِ بیتِ محمد کو تھامنے
ماتم بپا ہے خیمہ میں پاس پاس پر
بچی سکینہ کو لیے سب آئیں گے لاش پر

غازی نے آنکھیں کھول کے دیکھا رخِ امام
اینٹھی تھی یہ زباں کہ نہ کچھ ہو سکے کلام
کروٹ جو لی کراہ کے کانپا بدن تمام
آتا تھا ہچکیوں کا کہ تھا موت کا پیام
مانندِ بوئے گل دمِ آخر گزر گیا
منزل پہ بوجھ رکھ کے مسافر گزر گیا

سینے پہ منہ کو رکھ کے پکارے شہِ زمن
حاضر ہوا برادرِ مظلوم و بے وطن
اے میرے شیر اے مرے جرّار و صف شکن
آزردہ ہو کہ دیر میں پہنچا یہ خستہ تن
مرتے ہیں ہم جلا دو ہمیں منہ سے بول کے
دیکھو تو حال بھائی کا آنکھوں کو کھول کے

www.emarsiya.com

لائے علم جو خیمے میں سلطانِ بحر و بر
رایت کے ساتھ ساتھ تھے بچے برہنہ سر
دیکھا جو اس علم کا پھریرا لہو میں تر
سیدانیاں زمیں پہ گریں تھام کر جگر
پیٹتی تھی کوئی کوئی خاک اڑاتی تھی
اک ہائے کا شور تھا کہ زمیں تھرتھراتی تھی

یہ شور سن کے لاش سے اٹھے امامِ دیں
مشکِ علم کو لے کے چلے اکبرِ حزیں
چلائی رو کے عاشقِ عباسؑ مہ جبیں
ہے ہے علم تو آتا ہے میرے چچا نہیں
چھائی ہوئی ہے کیسی اداسی نشان پر
کیا بن گئی اسے مرے عمو کی جان پر

ناگاہ درِ خیمہ سے فضہ نے دی صدا
دریا سے کس طرف گئے عباسؑ باوفا
کیسا غل ہے نہر پہ اے شاہِ کربلا
گھر سے نکل پڑی ہے سکینہؑ برہنہ پا
تن کانپتا ہے ضعف سے ہاتھوں پہ ہاتھ ہے
عباسؑ کا پسر بھی سکینہؑ کے ساتھ ہے

www.emarsiya.com

بولی یہ رو کے بانوئے بیکس بدرد و غم
وہ کر گئے تھے آپ وصیت یہ مرتے دم
چلاّئی سر کو پیٹ کے وہ کشتۂ الم
صاحب ترستے رہ گئے دیدار کو بھی ہم
مرتے ہوئے نہ چاند سی صورت دکھا گئے
کس بات پر کنیز سے صاحب خفا گئے

غش جس جگہ تھی زوجۂ عباسِ نوجواں
سب مل کے اُس کو زیرِ علم لائیں بی بیاں
بکھرائے سر کے بال پکاری وہ خستہ جاں
لوگو بتاؤ لاش علمدار ہے کہاں
پوچھو بلائیں لیکے شہِ تشنہ کام کی
کیا وجہ ہے کہ لاش نہ لائے غلام کی

چلاّئے تھے حسین کہ غمخوار مر گیا
زینب ہمارا یارِ وفادار مر گیا
قوت تھی جس سے بازو وہ جرّار مر گیا
سقائے آلِ احمدِ مختار مر گیا
اب کون آفتوں میں رکھے گا خبر مری
سیدھی نہ ہوگی قبر میں بھی اب کمر مری

www.emarsiya.com